Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

جمعہ ۱۴ شوال ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر:- عبد القادر بی۔اے

جلد ۶ | ۲۶ ماہ احسان ۱۳۳۲ھ ش ۲۶ جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۷۵

صدر ری نے عارضی صلح کے لئے ترمیم شدہ تجویزیں پیش کردیں

سیئول ۲۵ جون۔ صدر سنگمن ری نے آج اپنی ترمیم شدہ تجویزیں پیش کردیں۔ جن کو اگر اقوام متحدہ نے قبول کرلیا۔ تو جنوبی کوریا عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط کردے گا۔ ری کی تجویزوں میں کہا گیا ہے۔ کہ کوریا سے چین اور اقوام متحدہ کی فوجیں ایک ساتھ ہٹائی جائیں۔ امریکہ جنوبی کوریا سے باہمی تحفظ کا معاہدہ کرے اور عارضی صلح کے بعد سیاسی کانفرنس منعقد کرنے کے لئے تین مہینے کی میعاد مقرر کی جائے۔ اور یہ شرط رکھی جائے کہ اگر سیاسی کانفرنس اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہی تو لڑائی شروع کردی جائیگی۔ موجودہ تجویزوں میں یہ رعایت کی گئی ہے۔ کہ ان میں چینی فوجوں کے پہلے ہٹائے جانے کا ذکر نہیں اسی طرح عارضی صلح سے پہلے معاہدہ تحفظ کا بھی ذکر نہیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۴ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

پاکستان کے لئے امریکی گیہوں کی پہلی کھیپ آج جہازوں پر لدنی شروع ہو جائیگی

واشنگٹن ۲۵ جون۔ پاکستان کے لئے دس لاکھ ٹن امریکی گیہوں کی پہلی کھیپ آج بالٹی مور میں جہازوں میں لدنی شروع ہو جائے گی۔ رات سینیٹ نے ایوان نمائندگان کی پاکستان کو گیہوں بھیجنے کے بل کو معمولی ترمیمات کے ساتھ منظور کرلیا۔ اس طرح گیہوں بھیجنے کے لئے کانگرس کی کارروائی مکمل ہوگئی۔ خیال ہے آج صدر آئزن ہاور اس بل کی آخری بار منظوری دے دیں گے۔

ہوشیارپور ۲۵۔ ہوشیارپور میں ایک ضمنی انتخاب میں جھگڑا ہونے پر ۳ ایم ایل اے گرفتار کرلئے گئے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ

شعیب قریشی کا جواب نئی دہلی میں موصول ہو گیا

نئی دہلی ۲۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر مہاجرین و آبادکاری مسٹر شعیب قریشی نے متروکہ جائداد کے تصفیہ کے لئے بھارتی وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین کے خط کا جو جواب بھیجا تھا۔ وہ نئی دہلی میں موصول ہوگیا ہے۔ جواب کے مندرجات کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ لیکن یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس خط میں مسٹر جین کے خط کا تفصیلی جواب ہے۔ کچھ عرصہ پہلے مسٹر قریشی نے مسٹر جین کے خط کا مختصر طور پر جواب بھیجا تھا۔ مسٹر جین آجکل دورہ پر ہیں۔ امید ہے کہ دار الحکومت واپس پہونچنے کے بعد وہ اس خط کا جواب دیں گے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

ربوہ ۲۵ جون۔ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ "اس سال میٹرک کے امتحان میں ہمارے سکول کا نتیجہ پچانوے فیصدی نکلا ہے الحمد للہ۔ ہمارے سکول کا ایک طالب علم یونیورسٹی بھر میں پانچویں نمبر پر آیا ہے ۲۷ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ اور ۲۱ سیکنڈ ڈویژن ہیں۔"

ادارہ "المصلح" تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی اس شاندار کامیابی پر مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب اور سکول کے جملہ سٹاف کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

مصالحت کے ذریعہ اینگلو مصری تنازعہ کا جلد طے ہونے ممکن نہیں

قاہرہ ۲۵ جون۔ وزارت قاہرہ میں ایک سرکاری ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت مصر کو توقع نہیں کہ مصالحت کے ذریعہ اینگلو مصری تنازعہ جلد طے ہو جائیں گے۔ ترجمان نے اس سلسلہ میں پاکستان اور ہندوستان کی دوستانہ روش کی تعریف کی اور کہا کہ دنیا کی بہتری کیلئے جو طاقتیں کام کر رہی ہیں اس میں یہ دونوں حکومتیں پیش پیش ہیں۔

روسی حکومت نے پندرہ ارب روبل کا قرضہ جاری کیا

لندن ۲۵ جون روسی حکومت نے روس کی قومی اقتصادیات کو مضبوط کرنے کے لئے پندرہ ارب روبل کا ایک قرضہ جاری کیا ہے

چرچل کی وزیر اعظم اٹلی کو یقین دہانی

لنڈن ۲۵ جون۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ونسٹن چرچل نے اٹلی کے وزیر اعظم مسٹر ڈی گاسپری کو جو آجکل برطانیہ آئے ہوئے ہیں اپنی ایک گھنٹہ کی ملاقات میں اس امر کا یقین دلایا کہ برمودا کانفرنس میں جو اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ ان کے بارہ میں اٹلی سے ضرور مشورہ کیا جائے گا۔ اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے مسٹر گاسپری نے کہا کہ مسٹر چرچل نے انہیں بتایا ہے کہ برلن کے روسی علاقہ میں پیش آنے والے حالیہ واقعات سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ مسٹر گاسپری نے کہا ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی سامراجی حکومت کا زوال اب قریب ہے۔ اور ایسے واقعات روس کے زیر اثر کمیونسٹ ممالک میں مشرقی جرمنی سے بھی زیادہ شدت سے وقوع پذیر ہوں گے۔

حکومت بولیویا کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام بنادی گئی

لاپاز (بولیویا) ۲۵ جون حکومت بولیویا کا تختہ الٹ دینے کی ایک سازش ناکام بنادی گئی۔ اس سلسلہ میں پولیس کا افسر اعلیٰ اور کئی سیاستدان گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ ملک میں اب بالکل امن ہے۔ وسطی بولیویا میں ایک اہم ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کئی اشخاص گرفتار کرلئے گئے۔ آمدہ خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پولیس نے ہفتہ کی صبح کو بولیوین سوشلسٹ پارٹی کے کئی ممبران پر گولی چلائی۔ وہ ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

رہے تھے۔ کہ کیا کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ قوموں میں مفاہمت ممکن ہے۔ یہ مطالبہ کریں۔ کہ بین الاقوامی تجارت پر سے تمام پابندیاں اٹھالی جائیں۔ اس کے جواب میں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ گذشتہ مارچ میں ان مسائل پر بحث کرنے کیلئے جب وزیر خارجہ انتھونی ایڈن اور وزیر خزانہ مسٹر بٹلر واشنگٹن گئے تھے، تو صدر آئزن ہاور کی نئی حکومت نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنی تمام اقتصادی پالیسی پر پوری طور پر نظر ثانی کرے گی۔

جاپان امریکہ اور روس میں مفاہمت کرانے میں مدد دے گا!

ٹوکیو ۲۵ جون: جاپانی وزیر اعظم مسٹر شگارو یوشیدا نے پارلیمنٹ کو بتایا۔ کہ جاپان اس امر کی کوشش کرے گا کہ وہ امریکہ اور روسی بلاک کے درمیان اختلافات کو دور کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے میں مدد دے۔ مسٹر یوشیدا ایوان زیریں میں اس سوال کا جواب دے

مسٹر چرچل کے برمودا کانفرنس کے متعلق خیالات

لندن ۲۵ جون:- وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا ہے۔ کہ کسی کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے کہ برمودا کانفرنس سے ہمارے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ سوالات کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ انہیں امید ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور وزیر اعظم فرانس اور وہ ان تمام معاملات سے جو آج کل تمام قوموں کو پیش آرہے ہیں سیدی واقفیت حاصل کرلیں گے اور اپنی اپنی سلامتی کو برقرار رکھتے ہوئے اس کھچاؤ کو دور کرنے کے طریقے سوچیں گے۔ جو مشرق و مغرب میں موجود ہے۔ دائیں بازو کے کنزرویٹو ممبر مسز الڈرن سمتھر نے مسٹر چرچل سے کہا۔ کہ وہ برمودا کانفرنس میں

عبد القادر، پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۳ء

برطانیہ اور مصر

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے فرمایا ہے۔ کہ نہر سویز سے برطانوی فوجیں نکالنے کے متعلق اینگلو مصری تنازعہ کے تصفیہ کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن ہیں۔ آپ نے اپنی یہ رائے لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں نہر سویز کے متعلق بحث و تمحیص اور پھر جنرل نجیب سے اس بارہ میں گفتگو کے بعد ظاہر کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رائے کے پیچھے واقعی بعض ٹھوس حقائق ہیں۔

آپ نے مصری اخبارات کے سٹاف رپورٹ میں۔ ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے کے دوران میں فرمایا ہے۔ کہ آپ اور مسٹر نہرو جلد از جلد اینگلو مصری تعطل دور کرنے اور اس مسئلہ کے تصفیہ کے خواہشمند ہیں۔ آپ نے کہا اگرچہ میں کوئی مقررہ تجاویز اپنے ساتھ نہیں لایا۔ بلکہ محض حالات کا جائزہ لینے کے لئے قاہرہ آیا ہوں۔ تصفیہ کا کوئی فارمولا ابھی خارج از بحث ہے۔ البتہ مصالحانہ گفتگو سے تصفیہ میں مدد مل سکتی ہے۔

علاقہ نہر سویز کے انخلاء کے متعلق برطانوی مصری جھگڑے کے بارے میں گذشتہ دنوں میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ وہ معمولی اور فروعی تفصیلات میں اختلاف رائے کی وجہ سے نہیں بلکہ اصولی باتوں میں متضاد نقاط نظر کا نتیجہ ہے۔ برطانیہ صرف کاغذی طور پر انخلاء چاہتا ہے مگر عملاً اپنا فوجی قبضہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ پنچوں کا کہنا سر ماتھے پر مگر پرنالہ وہیں رہے گا۔

برطانیہ کا کہنا ہے کہ نہر سویز کے علاقہ کے تحفظ کے لئے برطانیہ کے ماہرین ضروری ہیں۔ جن پر برطانیہ کا بہت سا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور نہایت قیمتی مشینری اور دیگر ساز و سامان برطانیہ کا موجود ہے۔ اس لئے تمام انتظامات برطانیہ کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ کا فوجی قبضہ فی الواقعہ اسی طرح قائم رہے گا۔ مصر کہتا ہے کہ ہم برطانوی ماہرین کو فی الحال رہنے دیں گے۔ مگر علاقہ کے تمام انتظامات مصری حکومت کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ رہا اس علاقہ کے تحفظ کا سوال تو چونکہ اس کا براہ راست تعلق عرب ممالک سے ہے۔ اس لئے انہی کا فرض اور انہی کا حق ہے۔ کہ اس علاقہ کی حفاظت کریں۔

علاقہ متنازعہ مسلمہ طور پر مصر کی ملکیت ہے۔ اور کسی دوسرے ملک کا عمل دخل یقیناً ناجائز تجاوز ہے۔ برطانیہ اس تجاوز کو گذشتہ معاہدوں کی بناء پر جائز سمجھتا ہے۔ مگر وہ معاہدے جو دباؤ ناجائز کے ماتحت کئے گئے ہوں عقلاً اور قانوناً قابل منسوخی ہوتے ہیں۔ اگر کسی خاص وقت پر ایسے دباؤ کے ماتحت مصر نے برطانیہ سے کوئی معاہدہ کیا بھی ہے۔ تو چونکہ اب دنیا کے حالات بدل گئے ہیں۔ برطانیہ کو بھی چاہیئے کہ ان حالات کو تسلیم کرے اور مصر کے ساتھ کوئی ایسا نیا معاہدہ کرے۔ جس سے مصر کی خود مختاری پر اثر نہ پڑے

ہمیں امید ہے کہ آخر کار برطانیہ مصر کے حقوق نہ صرف کاغذی طور پر بلکہ عملاً بھی تسلیم کرلے گا۔ اگرچہ ابھی اس میں بہت سی مشکلات حائل ہیں جن کا دور کرنا ان تمام لوگوں کا کام ہے جن کو اس نہایت اہم تنازعہ کے ساتھ دلچسپی ہے۔

چونکہ مصر اب بادشاہت کی بجائے جمہوریہ بن گیا ہے۔ اس سے جھگڑے میں ایک اور پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ مصر نے باقاعدہ طور پر برطانیہ کو مصر کے جمہوریہ ہونے کی اطلاع دے دی ہے۔ اور برطانیہ کو بتلایا ہے کہ جب تک برطانیہ مصر کی اس نئی حیثیت کو تسلیم نہ کرے گا اور نئے سرے سے اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم نہ کرے گا۔ اس وقت تک اس جھگڑے کے متعلق دونوں ملکوں کی بات چیت دوبارہ شروع نہیں ہو سکتی۔

اس نوٹ سے ظاہر ہے کہ مصر کو شبہ ہے کہ برطانیہ مصر کی اس نئی حیثیت کو جلد تسلیم نہیں کرے گا۔ اس سے تعطل میں طوالت کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ جو برطانیہ کے لئے مفید ہے کیونکہ جب تک کوئی خاطر خواہ تصفیہ نہیں ہوتا۔ برطانیہ کی پوزیشن وہی رہتی ہے۔ جس کے ختم کرنے کے لئے مصر سنبرد آزما ہے۔

اگر برطانیہ نیک نیتی سے مصر کے ساتھ تصفیہ کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ مصر کی نئی حیثیت کو فوراً تسلیم کرلے۔ یہ امر دونوں کے درمیان محبت اور دوستانہ تعلقات کے قیام اور جھگڑے کے اختتام کا باعث ہوگا۔ جو دونوں ملکوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

غیر ممالک میں مساجد کا قیام

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جہاں یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ آج دنیا کے کونوں کونوں میں اسلام کی دعوت کو عام کردے۔ اور اس کے بیسیوں نوجوان اپنے وطنوں سے بے وطن ہو کر گھر بار چھوڑ کر اور عیش و آرام کو ترک کرکے اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے پھیل جائیں۔ وہاں اس نے یورپ اور امریکہ جیسی مادیت کی پرورش گاہوں میں بھی اپنے ذکر کے لئے مساجد کے تعمیر کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے

اس وقت تک جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ انڈونیشیا جزائر شرق الہند۔ مغربی اور مشرقی افریقہ۔ فلسطین۔ شام۔ انگلستان اور امریکہ اور بعض دوسرے ممالک کے اہم اہم مقامات پر کئی سو کی تعداد میں اسلامی طرز تعمیر کے مطابق ایسی عمارات تیار کرچکی ہے۔ جو قبلہ رو ہیں۔ جہاں پانچوں وقت خدائے واحد کی الوہیت اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا باآواز بلند اعلان کیا جاتا ہے۔ اور جسے مسجد یا خدا کا گھر کہا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی معمولی تعداد کے پیش نظر اگر دیکھا جائے۔ تو اس بہت بڑے کارنامے کی شان و شوکت اور تابانیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست ؛ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور ابھی یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے روز بروز ان مساجد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ابھی مزید جن جگہوں پر مساجد بنانے کی تجویز ہے ان میں ہالینڈ سپین۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ جرمنی اور امریکہ جیسے اہم ممالک شامل ہیں۔ امریکہ میں تو پہلے بھی ہماری مسجدیں موجود ہیں۔ لیکن دارالحکومت واشنگٹن میں ایک اور مسجد کی تجویز ہے۔ جس کے لئے ایک موزوں مکان خریدا جا چکا ہے۔ اسی طرح ہالینڈ کی مسجد جو خاص طور پر عورتوں کے چندے سے بنے گی۔ اس کے لئے بھی جگہ خرید لی گئی ہے۔ اور باقی سوئٹزرلینڈ جرمنی۔ فرانس اور سپین کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اوسطاً ہر مسجد پر ڈیڑھ لاکھ کی لاگت آئیگی اور کل آٹھ نو لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

اس رقم کے جمع کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مساجد فنڈ" کے نام سے ایک فنڈ قائم فرما دیا ہے۔ جو تحریک جدید کے انتظام کے مطابق ہے۔ اس فنڈ میں چندہ دینے کی غرض سے جماعت کے ہر طبقہ کے لئے جو طریق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے۔ وہ وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے بار بار اخبارات اور پمفلٹوں کے ذریعہ احباب جماعت کے سامنے آتا رہتا ہے۔ اور بے شک دیکھنے میں اس قدر رقم کا اکٹھا کرنا نہایت مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور پرنور کی توجہ اور آپ کے فرمودہ طریق کے مطابق اس رقم کا اکٹھا ہو جانا جماعت کی گزشتہ روایات کے پیش نظر نہایت معمولی سی بات ہے۔

ہم اس موقعہ پر احباب جماعت کو بطور یاد دہانی اس فنڈ کی طرف پھر توجہ دلاتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت بیرونی ممالک میں مساجد کے لئے حسب سابق باقاعدہ حصہ لیتے رہیں گے۔ اور اس کی اہمیت کو اپنی آنکھوں سے کبھی بھی اوجھل نہیں ہونے دیں گے۔ بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی تحریک فرماتے رہیں گے کہ وہ اس کار خیر میں ضرور اور زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مساجد کا قیام ہمارے لئے نہایت ہی برکت و رحمت کا موجب ہوگا۔ اور دین و دنیا کے جو فوائد ان سے وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر شکل میں ہمیں اس سے نوازے گا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اگر ہماری جماعت پورے زور سے اس کام کو شروع کردے تو خدا اس دنیا میں بھی ہمارے گھر بڑھانے شروع کردے گا یعنی زیادہ سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک قوم خدا تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اور صبح و شام ان میں نمازیں پڑھتی۔ اور انہیں ہر وقت آباد رکھتی ہو۔ اور خدا اس قوم کے افراد کے گھروں کو ویران کردے"۔ حضور فرماتے ہیں:-

خطبہ جمعہ

اپنے اعمال سے دنیا پر واضح کردو کہ تم دوسروں سے زیادہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے اور اعلیٰ اخلاق ظاہر کرنیوالے ہو

تمہارا فرض ہے کہ بنی نوع انسان کی عموماً اور مسلمانوں کی ہمدردی کے کاموں میں خصوصاً شوق سے حصہ لو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۵۳ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سب سے بڑی مصیبت جو انسان پر آتی ہے۔ اور اسے ہلاکت اور بربادی کے گڑھے میں گرا دیتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کو اندھا اور بہرہ سمجھ لیتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے انسان کو اپنی

آنکھ کا شہتیر

نظر نہیں آتا۔ لیکن اسے دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا ہے۔ پس بڑی خرابی یہی ہوتی ہے کہ انسان دوسرے کے عیب کو بڑا بنا کر دیکھتا ہے۔ اور اس وجہ سے اپنے عیب کے متعلق سمجھتا ہے کہ وہ کسی کو نظر نہیں آسکتا۔

دنیا میں جب کوئی شخص دوسرے کے عیب کو بڑھا کر دکھاتا ہے۔ تو علاوہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ عیب چینی کے نتیجہ میں وہ اپنے عیب کو بھول جاتا ہے۔ جب اسے کہا جاتا ہے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے۔ تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ساری دنیا ہی جھوٹ بولتی ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ ایسا کہہ کر اس نے اپنا عیب کمزور کرلیا ہے یا جب کوئی احمدی سینما دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تم کیوں سینما دیکھتے ہو۔ تو وہ کہہ دیتا ہے کہ سارے احمدی ہی سینما دیکھتے ہیں۔ گویا اسے فوراً سارے احمدی سینما دیکھنے والے نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر ایک احمدی

چندہ نہیں دیتا

اور اسے کہا جائے کہ تم چندہ کیوں نہیں دیتے۔ تو وہ فوراً یہ جواب دیتا ہے کہ کوئی احمدی بھی اپنی آمدنی کے مطابق چندہ نہیں دیتا۔

غرض دوسروں کے عیوب کو بڑھا کر پیش کرنے اور ان کی طرف عیوب منسوب کرنے کی وجہ سے انسان اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ مصیبت ایسی مصیبت ہے۔ کہ اس کی وجہ سے انسان اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہیں دے سکتا وہ دوسروں کو عیبدار خیال کرتا ہے اور خود یہ سمجھتا ہے کہ میرے عیب کوئی نہیں دیکھتا۔ پہلے وہ دوسروں کو اندھا خیال کرتا ہے۔ یعنی وہ سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے اس کے عیب نہیں دیکھتے۔ اور پھر وہ خود اندھا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسے خود بھی اپنے عیب نظر نہیں آتے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے بلی آتی ہے تو کبوتر اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے! آنکھیں بند کرنے سے اسے بلی نظر نہیں آتی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ بلی بھی اسے نہیں دیکھ رہی۔ اگر انسان دوسروں کو اندھا نہ سمجھے اور یہ خیال نہ کرے۔ کہ دوسرے لوگ اس کے عیوب کو نہیں جانتے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو کہ اسے اپنے عیوب نظر آجائیں اور اس طرح وہ اپنے

عیوب کی اصلاح

کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

۱۹۱۲ء میں جب میں نے حج کیا تو میرے ایک ماموں جو ہماری نانی صاحبہ مرحومہ کی بہن کے لڑکے تھے اور برطانوی قونصلیٹ میں کام کرتے تھے مجھے سمندر کے کنارے ایک جگہ لے گئے اور کہنے لگے یہاں ایک عجیب واقعہ ہوا تھا۔ جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ چند سال ہوئے ایک آغا خانی جو سر آغا خاں کے چچا تھے۔ یا کوئی اور قریبی رشتہ دار تھے۔ حج کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ ان کا لڑکا بھی تھا۔ وہ بڑے آدمی تھے۔ ان کا اپنے شرکاء کے ساتھ جائداد کا جھگڑا تھا۔ شرکاء انہیں وہ جائداد نہیں دینا چاہتے تھے۔ مقدمہ چل رہا تھا۔ اس مقدمہ کے دوران میں انہیں خیال پیدا ہوا۔ کہ میں حج کر آؤں۔ چنانچہ وہ اپنے بیٹے کے ہمراہ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ بڑے آدمیوں کو اپنے آرام کا بڑا خیال ہوتا ہے۔ وہ سفر میں بھی جہاں تھوڑی دیر ٹھہرنا ہو اپنے

آرام کا سامان

کرلیتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ جہاز سے اترے تو ان کے نوکروں نے آرام کرسیاں بچھا دیں اور کہا آپ تشریف رکھیئے ہم سامان وغیرہ اتارلیں وہ آرام کرسیوں پر جا بیٹھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی کسی نے پستول سے ان دونوں کو ہلاک کردیا۔ چونکہ وہ بمبئی سے روانہ ہوئے تھے۔ اور بمبئی انگریزی علاقہ میں تھا اور جہاز بھی برطانوی تھا۔ اس لئے ان کی وفات کی خبر ہمیں ملی۔ تو برطانوی قونصل پولیس لے کر موقعہ پر پہونچے۔ جب وہ وہاں پہونچے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ دو نوکر وہاں کھڑے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ انہی دونو نے پستول کے ذریعہ انہیں مارا ہے۔ چنانچہ پولیس نے آگے بڑھ کر انہیں گرفتار کرلیا۔ پہلے تو وہ دونوں بڑے اطمینان سے کھڑے تھے۔ لیکن گرفتاری کے بعد ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ جس طرح ایک انسان

کسی اچانک واقعہ سے

جس کی اسے امید نہ ہو گھبرا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ گھبرا کر کہنے لگے۔ کیا آپ نے ہمیں دیکھ لیا ہے ہمیں تعجب ہوا کہ انہیں یہ خیال کیسے آیا۔ کہ ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ ہم نے انہیں کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم تمہیں دیکھ نہیں سکتے وہ کہنے لگے جن لوگوں کے کہنے پر ہم نے قتل کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں دو پڑیاں دی تھیں اور کہا تھا کہ قتل کے بعد تم یہ دونوں پڑیاں کھالینا ان کے کھانے سے تم کسی کو نظر نہیں آؤگے در حقیقت ان پڑیوں میں زہر تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ہی انہیں خون کے دست آنے شروع ہوگئے۔ اور وہ دونوں مر گئے۔ اب یہ ان لوگوں کی حماقت تھی۔ کہ انہوں نے سمجھا کہ ہم کسی کو نظر نہیں آتے۔ اور شاید جو شخص بھی یہ واقعہ سنے گا۔ کہے گا کہ کیا دنیا میں ایسے بے وقوف بھی ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کسی اور کو نظر نہیں آتے۔ جیسے چھوٹے بچے سمجھتے ہیں کہ حضرت سلیمان کی ایک ٹوپی تھی۔ اگر کوئی شخص وہ ٹوپی اپنے سر پر رکھ لیتا تھا۔ تو وہ کسی اور کو نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن بڑی عمر کے لوگ اس وہم میں مبتلا نہیں ہوتے۔ ہاں

مذہب کے سلسلہ میں

بڑی عمر کے لوگ بھی بعض دفعہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ تو نہیں سمجھتے کہ ہم کسی اور کو نظر نہیں آتے لیکن وہ یہ ضرور سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اعمال کسی اور کو نظر نہیں آتے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا یہ فعل کسی اور کو نظر نہیں آتا۔ وہ ظلم کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ انہیں کوئی اور دیکھ نہیں رہا۔ وہ نمازوں کے تارک ہوتے ہیں لیکن سمجھتے ہیں کہ کوئی محلہ والا یہ نہیں جانتا کہ وہ نمازوں کے تارک ہیں۔ وہ چندے نہیں دیتے۔ اور سمجھتے ہیں کہ سارے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چندے دیتے ہیں۔ گویا وہ اپنے جسم کے متعلق تو یہ خیال نہیں کرتے کہ اسے کوئی دیکھ نہیں رہا۔ لیکن جھوٹ دھوکہ فریب۔ کینہ کپٹ۔ حسد اور ظلم کے متعلق وہ یہ خیال کرلیتے ہیں کہ انہیں کوئی نہیں دیکھتا۔ جب انسان ایسے مقام پر پہونچ جاتا ہے تو

اس کی مرض لاعلاج

ہو جاتی ہے۔ انسان کی اصلاح کا ابتدائی ذریعہ یہ ہے کہ لوگ اس کے عیوب کو دیکھیں اور اسے کہیں کہ تم میں فلاں عیب ہے۔ اسی طرح وہ اپنی اس عیب کی اصلاح کرلیتا ہے۔ جب وہ اپنے وہم سے اس ذریعہ کو بھی مٹا دے۔ تو جو چاہے کو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک لڑکی تھی۔ جو اب فوت ہوگئی ہے۔ اس کی آنکھیں کمزور تھیں اس کے والد کثرت سے قادیان آتے تھے، اور اکثر ہمارے گھروں میں ہی رہتے تھے۔ اس کی آنکھ کا پپوٹا جھکا ہوا تھا۔ اور وہ بڑی کوشش سے پپوٹے اٹھا کر دیکھ سکتی تھی۔ اور بڑی عمر تک اس کا یہی حال تھا۔ میں نے اسے ادھیڑ عمر تک دیکھا ہے۔ اسے پہلے سے تو آرام تھا لیکن پھر بھی وہ بڑی مشکل سے دیکھتی تھی۔ چونکہ اس کی آنکھوں میں نقص تھا۔ اور وہ دوسرے کو دیکھ نہیں سکتی تھی۔ اس لئے وہ بچپن میں سمجھتی تھی۔ کہ لوگ بھی اسے نہیں دیکھتے، ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک ضروری کتاب

لکھ رہے تھے، آپ کی کوشش یہ ہوتی تھی۔ کہ بچے آپ کو ستائیں نہیں تا کتاب کا مضمون خراب نہ ہو۔ ہم تو یہی سمجھتے تھے۔ کہ یہ بات سمجھ سکتے تھے۔ میری عمر اس وقت پندرہ سولہ سال کی تھی۔ میاں بشیر احمدؓ صاحب دس گیارہ سال کے تھے، اور میاں شریف احمدؓ صاحب آٹھ نو سال کے تھے، اس لئے ہم تو سمجھ سکتے تھے۔ کہ ہمارے وہاں جانے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام میں حرج واقعہ ہوگا۔ لیکن ہماری چھوٹی بہن امۃ الحفیظ بیگم جو میاں عبداللہ خاں سے بیاہی ہوئی ہیں۔ ڈیڑھ دو سال کی تھیں۔ وہ یہ بات نہیں سمجھ سکتی تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مٹھائی منگوا کر اپنے پاس رکھ لیتے تھے جب امۃ الحفیظ بیگم باتیں شروع کر دیتیں۔ تو آپ انہیں مٹھائی دے دیتے۔ اور وہ باہر آجاتیں۔ اس طرح آپ اپنے وقت کا بچاؤ کر لیتے تھے۔ ہماری بہن کا نام تو امۃ الحفیظ بیگم ہے لیکن اس وقت بھیجی بھیجی کہا کرتے تھے۔ اس لڑکی نے جب یہ بار بار سنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ بھیجی مٹھائی لے لو۔ تو خیال کیا۔ کہ میں بھی مٹھائی لاؤں۔ اس نے خیال کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری طرح دیکھتے تو ہیں نہیں اس لئے انہیں پتہ نہیں لگے گا۔ کہ میں کون ہوں۔ چنانچہ وہ اپنی چھوٹی بہن کو ساتھ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی۔ اور ہاتھ پھیلا کر کہنے لگی۔ حضرت صاحب جی میں بھیجی ہوں

مجھے مٹھائی دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مٹھائی دے دی۔ لیکن بعد میں گھر میں بتایا۔ کہ یہ بھیجی ہے۔ کہ اس کی طرح ہمیں بھی نظر نہیں آتا۔ اپنی وفات سے کوئی ایک سال پہلے وہ لڑکی میرے پاس پھر ملنے آئی۔ تو میں نے اسے کہا۔ کیا تمہیں اپنے بچپن کا لطیفہ یاد ہے۔ تو اس نے کہا۔ ہاں خوب یاد ہے۔ کیونکہ اس کے ماں باپ اور رشتہ دار وغیرہ اسے وہ لطیفہ ساری عمر یاد دلاتے رہے تھے۔ یہی حالت عام لوگوں کی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں سارے لوگ ہی اندھے ہیں۔ اور کوئی ان کے عیب کو نہیں دیکھ رہا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ جب تم یہ بیان کرتے ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کی اصلاح کے لئے

مبعوث ہوئے ہیں۔ دنیا بالکل خراب ہوگئی تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آپؑ کو بھیجا۔ تاکہ آپ اخلاق اور روحانیت کو قائم کریں۔ اور تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ جب تک ہم ایک غیر احمدی سے یہ باتیں خوبی کی نہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو مانے گا نہیں۔ کیونکہ جب کوئی خرابی ہے ہی نہیں۔ تو خدا تعالیٰ کو یہ شور مچانے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن جب تم کسی مخالف کو یہ دلیل دیتے ہو۔ تو وہ ہنس پڑتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کیا تغیر پیدا کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ تم لوگ جھوٹ بولتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے سچ بلوا دیا۔ تم حرامخوری کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے حرامخوری کو بند کروا دیا۔ تم نماز کے پاس نہیں جاتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے تمہیں نماز پڑھا دی۔ تم روزے نہیں رکھتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے تمہیں روزے رکھوا دیئے۔ تم زکوٰۃ نہیں دیتے تھے حضرت مرزا صاحب نے تم سے زکوٰۃ دلوا دی۔ تو بیشک ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ایک

عظیم الشان تغیر

پیدا کیا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض احمدیوں میں یہ تغیر ضرور پیدا ہوا ہے۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ اکثر احمدیوں میں کچھ نہ کچھ تغیر پیدا ہوا ہے۔ لیکن جن لوگوں میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ یا کچھ نہ کچھ تغیر پیدا ہوا ہے۔ انہیں دیکھنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ان لوگوں میں کچھ اچھے آدمی پائے جاتے ہیں۔ تو ہم میں بھی کچھ اچھے آدمی پائے جاتے ہیں۔ ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں۔ کہ ہمیں ان کی جماعت میں داخل ہونے کی ضرورت ہو۔ جماعت میں داخل ہونے اور

جماعت سے باہر رہنے میں فرق تب ظاہر ہوگا۔ جب وہ دیکھیں کہ ان میں ظلم پایا جاتا ہے۔ لیکن تم میں نہیں پایا جاتا۔ ان میں فریب اور دھوکا بازی پائی جاتی ہے۔ لیکن تم میں نہیں پائی جاتی۔ ان میں نکما پن۔ چغلخوری۔ عیب جوئی۔ اور دوسری برائیاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن تم ان سے پاک ہو چکے ہو۔ ورنہ دیکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ آخر مرزا صاحب نے کیا تغیر پیدا کیا ہے۔ آپؑ کے آنے سے سارے عالم اسلام میں جوش پیدا ہوا۔ اور لوگ ہمارے مخالف ہو گئے۔ لیکن اس کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیئے۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ پچھلے فسادات میں جو کچھ ہوا۔ وہ کچھ کم تھا۔ احمدیوں کو مارا گیا۔ ان کے گھر لوٹے گئے۔ اور عوام میں اس قدر جوش پیدا کر دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ بھی ہل گئی۔ ان دنوں عرب۔ مصر اور امریکہ سے جو لوگ آتے تھے۔ وہ بھی ہم سے یہی پوچھتے تھے۔ کہ جماعت کے خلاف یہ جوش کیوں ہے؟ اگر ہم انہیں یہ کہتے۔ کہ ہم سارے سچے ہیں۔ راستباز ہیں۔ نیک ہیں۔ غرباء سے ہمدردی کرتے ہیں۔ مخلوقِ خدا سے ہمیں محبت ہے۔ ہم میں قربانی اور ایثار پایا جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں میں چونکہ یہ باتیں نہیں پائی جاتیں اس لئے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں ہٹا دیں۔ تاکہ ہمارے آئینہ میں ان کو اپنی خراب شکل نظر نہ آئے۔ تو یہ بات سب لوگ سمجھ جاتے۔ لیکن ہمیں یہ جواب دینا پڑتا تھا۔ کہ یہ لوگ حیاتِ مسیحؑ کے قائل ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوسرے لوگوں کی طرح فوت ہو گئے ہیں۔ ہم جہاد کی اور تشریح کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کوئی زمانہ تبلیغی جہاد کا ہوتا ہے۔ اور کوئی زمانہ تلوار کے جہاد کا ہوتا ہے لیکن یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہر حالت میں تلوار کا جہاد فرض ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے یہ لوگ ہمیں مارتے ہیں لوٹتے ہیں۔ اور برا بھلا کہتے ہیں۔ ہمارا یہ جواب خواہ کتنا بھی معقول ہوتا۔ ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ اور وہ حیران ہوتے تھے۔ کہ اس اختلاف کی وجہ سے لوگ اتنی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ امریکن اور یورپین لوگ آئے۔ تو انہوں نے بھی یہی سوال کیا۔ کہ آخر کوئی وجہ تو ہی جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کے خلاف ہیں۔ ہم اس کا یہ جواب دے سکتے تھے۔ اور دیتے بھی تھے۔ کہ آپ ان سے پوچھیں۔ غصہ انہیں آتا ہے۔ ہمیں تو نہیں آتا۔ اس لئے وہی بتا سکتے ہیں۔ کہ ان کے غصہ کی کیا وجہ ہے۔ لیکن وہ لوگ کہتے ہم آپ سے بھی پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی تو اسی ملک میں رہتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ آخر ان کے غصہ میں آنے کی کیا وجہ ہے اس پر ہم اختلافات بیان کرتے۔ لیکن وہ ان اختلافات کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ مثلاً اگر ایک جاپانی ہم سے اس قسم کا سوال کرتا ہے۔ تو وہ حضرت مسیح علیہ السلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت قائل ہی نہیں۔ اس کے سامنے اگر ہم یہ بات

بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ حیاتِ مسیحؑ کے قائل ہیں۔ اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بجسدِ عنصری آسمان پر موجود ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ آپ دوسرے لوگوں کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ تو اس کے لئے یہ بالکل بے حقیقت چیز ہے۔ اگر ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم جہاد کا یہ مفہوم پیش کرتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ جہاد کے متعلق یہ ہے۔ تو وہ اس کی

کوئی قیمت نہیں سمجھتا

لیکن ایک دہریہ بھی جو کسی مذہب کا قائل نہیں ہوتا۔ سچ بولنا۔ ظلم نہ کرنا۔ رحم اور انصاف سے کام لینا۔ غرباء سے ہمدردی کرنا اور قربانی و ایثار کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ ہم ایک جاپانی سے یہ امید نہیں رکھتے، کہ وہ وفاتِ مسیح کے عقیدہ کو سمجھے۔ لیکن ایک جاپانی چینی افریقی اور مصری اس حقیقت کو ضرور سمجھتا ہے۔ کہ دنیا میں امن قائم ہونا چاہیئے۔ انصاف کرنا چاہیئے۔ عدل سے کام لینا چاہیئے۔ تم ایک دہریہ کو کہو۔ کہ تم نماز پڑھو تو وہ تمہاری شکل دیکھ کر خیال کرے گا۔ کہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ لیکن اگر تم اسے کہو۔ کہ سچ بولو۔ تو باوجود اس کے کہ وہ کسی مذہب کا بھی قائل نہیں۔ وہ

اس بات کو وزن

دے گا۔ وہ تمہیں یا تو یہ کہے گا۔ کہ میں سچ بولتا ہوں۔ یا کہے گا۔ میں کمزور ہوں۔ میں معافی مانگتا ہوں۔ آئندہ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ وہ یہ نہیں کہے گا۔ کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ تم ایک ہندو یا ایک سکھ کو یہ کہو۔ کہ تم ظلم نہ کرو۔ تو وہ یا تو یہ کہے گا۔ کہ میں ظلم نہیں کرتا، یا کہے گا۔ کہ بے شک مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔ لیکن اگر تم اسے یہ کہو کہ تم

قرآن کریم پڑھا کرو

تو وہ ہنس پڑے گا۔ اور کہے گا۔ کہ کیا میں مسلمان ہوں۔ اگر تم ایک دہریہ کو کہو کہ تم ہستی باری تعالےٰ پر ایمان لاؤ۔ تو وہ ہنس پڑے گا۔ لیکن اگر اسے یہ کہو۔ کہ تم کمزور پر ظلم نہ کرو۔ تو باوجود اس کے کہ کمزور پر ظلم نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے مقابلہ میں نہایت چھوٹی سی

چیز ہے۔ پھر بھی ایک دہریہ اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ وہ اس بات پر ہنس نہیں سکتا۔ وہ یہ کہے گا۔ کہ آپ کو غلط فہمی ہوگئی ہے۔ میں کمزوروں پر ظلم نہیں کرتا۔ یا کہے گا۔ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ یا یہ کہے گا۔ کہ تم کون ہوتے ہو میرے معاملات میں دخل دینے والے لیکن یہ نہیں کہے گا۔ کہ یہ بات کوئی وزن نہیں رکھتی۔ بہرحال وہ تمہاری اس بات کے تین جواب ہی دے گا۔ یا یہ کہ میں ظلم نہیں کرتا۔ آپ کو غلط فہمی ہوگئی ہے۔ یا یہ کہ میں نے اس دفعہ غلطی کی ہے۔ آئندہ غلطی نہیں کروں گا۔ یا یہ کہ آپ کون ہوتے ہیں۔ میرے معاملات میں دخل دینے والے۔ لیکن اس کے مقابلے میں اگر ہم اسے یہ کہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ رسول پر ایمان لاؤ۔ قرآن کریم پر ایمان لاؤ۔ تو وہ کہے گا۔ اس میں کیا رکھا ہے۔ پس تم دنیا کے سامنے یہ بات پیش نہیں کر سکتے کہ ہم

خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان

رکھتے ہیں۔ اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہاں تم یہ بات پیش کر سکتے ہو۔ کہ ہم راستباز ہیں۔ سچے ہیں شریعت پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہم فریب نہیں کرتے۔ دھوکہ نہیں دیتے۔ دوسرے کا مال نہیں کھاتے۔ کینہ نہیں رکھتے۔ غرباء سے ہمدردی کرتے ہیں۔ قربانی اور ایثار کا مادہ ہم میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح تم اسلام کے دوسرے فرقوں کے سامنے یہ چیز پیش نہیں کر سکتے۔ کہ ہم خدا۔ اس کے رسول اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں پر دوسرے مسلمان بھی یقین رکھتے ہیں۔ ہاں تم ان کے سامنے یہ چیز پیش کر سکتے ہو۔ کہ تم نے اسلام کی تعلیم کو ترک کر دیا ہے۔ لیکن ہم اس پر عمل کرتے ہیں ہم سارے کے سارے نمازیں پڑھتے ہیں جن پر حج فرض ہے۔ وہ حج کرتے ہیں۔ جنہیں روزہ رکھنا منع نہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم قرآن کریم کی دوسری تعلیموں پر بھی عمل کرتے ہیں۔ لیکن تم لوگ عمل نہیں کرتے۔ اگر تم یہ چیز پیش کرو۔ تو دوسرے مسلمان چپ ہو جائیں گے۔ پس سب سے واضح تعلیم جس کو ساری دنیا مانتی ہے وہ

اخلاق کی تعلیم ہے

پھر اس سے اتر کر دوسری باتیں ہیں۔ پس ایک مسلمان کو تم کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم تم سے زیادہ شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ اور اگر تم واقعہ میں ایسا کرتے ہو۔ تو دوسرے لوگ اس سے ضرور متاثر ہوں گے اور متاثر ہوتے بھی ہیں۔ چنانچہ جہاں بھی ایسے احمدی پائے جاتے ہیں۔ جو اچھا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ وہاں دوسرے لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم مانتے ہیں۔ کہ آپ لوگ شریعت پر ہم سے زیادہ عمل کرتے ہیں۔ اس پر ہم انہیں پکڑ لیتے ہیں کہ اگر ہم لوگ شریعت کے احکام پر تم سے زیادہ عمل کرتے ہیں۔ تو ہم کافر کس طرح ہوئے۔

پس میں جماعت کو عموماً اور ربوہ کے رہنے والوں کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تم اپنے اعمال سے یہ بات واضح کرو۔ کہ تم

سچے مومن

ہو۔ اگر تم ایسا کرو۔ اور تمہاری مسجدیں اور تمہارے بازار اس بات پر شاہد ہوں۔ کہ تم نمازوں میں زیادہ پختہ ہو۔ تم غرباء کی خبر گیری کرتے ہو۔ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو۔ تمہاری زبان عیب چینی نہیں کرتی۔ تم ظلم و تعدی نہیں کرتے۔ تو ہر شخص یہ اقرار کرے گا۔ کہ مرزا صاحب نے عظیم الشان کام کیا ہے۔ اس سے کسی لمبی بحث کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر تم ہو گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ تو یہ تو سچی بات۔ اور دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ غلط ہے۔ لیکن تمہیں ایک لمبی بحث کے بعد انہیں یہ بات منوانی پڑے گی۔ کہ اس بات کا ماننا اسلام کے لئے مضر ہے۔ تمہارا مخاطب شروع میں یہ کہہ دیگا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔ یا وفات یافتہ۔ اس میں کیا رکھا ہے۔ لیکن اگر تم یہ کہو۔ کہ تم مسلمانوں نے نمازیں چھوڑ دی تھیں۔ حضرت مرزا صاحب نے ہم سے نمازیں پڑھوانی شروع کر دیں۔ تم لوگوں نے

زکوٰۃ دینی ترک

کر دی تھی حضرت مرزا صاحب نے ہم سے زکوٰۃ دلوانی شروع کر دی۔ تم لوگوں نے ذکر الٰہی ترک کر دیا تھا۔ حضرت مرزا صاحب نے ذکر الٰہی شروع کروا دیا۔ تم لوگوں نے سچ بولنا ترک کر دیا تھا حضرت مرزا صاحب نے ہم سے سچ بلوانا شروع کروا دیا۔ تم لوگوں میں رشوت خوری۔ جنبہ داری ظلم و تعدی۔ اور دوسروں کا مال کھانے کی جو عادت پائی جاتی تھیں حضرت مرزا صاحب نے ہم سے یہ عادات چھڑوا دیں۔ تو اس کے جواب میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مرزا صاحب نے کیا تغیر پیدا کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اکثریت نے بھی اپنے اندر ایسا تغیر پیدا نہیں کیا۔ کہ ہم غیروں کے سامنے یہ دعویٰ کر سکیں۔ کہ ہماری عملی حالت ان سے بہتر ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک

ارکان اسلام پر عمل

کا سوال ہے۔ ہماری جماعت زیادہ تعہد کے ساتھ ان کو بجا لاتی ہے۔ مسلمان ارکان اسلام کی بجا آوری میں بھی بہت کمزور ہیں مثلاً روزہ کو ہی لے لو۔ ہندوستان میں روزہ تو رکھا جاتا ہے۔ مگر عموماً بناوٹی ہوتا ہے یعنی کوئی بچے سے روزہ رکھوا رہا ہے کوئی سفر میں بھی روزہ رکھ رہا ہے حالانکہ نہ بچوں پر روزہ فرض ہے اور نہ سفر میں روزہ فرض ہے ایسے ہندوستانی مسلمان بھی ہیں۔ جو روزہ نہیں رکھتے۔ یا بیکار روزہ رکھتے ہیں۔ یعنی روزہ رکھنے کے باوجود گالی گلوچ۔ جھوٹ اور دھوکا و فریب کو ترک نہیں کرتے۔ پھر حج کے لئے بھی اکثر ایسے لوگ جاتے ہیں۔ جن پر حج فرض نہیں ہوتا۔ مثلاً بھک منگے چلے جاتے ہیں امراء نہیں جاتے۔ یہی چیز ہمیں اپنی جماعت میں بھی نظر آتی ہے۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں

حج کرنے کی توفیق

ہے۔ لیکن وہ حج کے لئے نہیں جاتے۔ اگر تمہارے نزدیک کسی کے پاس دس کروڑ روپیہ ہو تب اس پر حج فرض ہوتا ہے۔ تو دس کروڑ روپے رکھنے والا تو یقیناً احمدیوں میں کوئی نہیں لیکن لیکن اگر توفیق سے مراد ہزار دو ہزار روپیہ ہے۔ تو ایسے سینکڑوں لوگ ہماری جماعت میں موجود ہیں۔ ابھی ربوہ بن رہا ہے یہاں ۲۶۰۰ — ۲۶۰۰ روپیہ میں ایک کنال زمین بکی ہے۔ بعض لوگ تین تین ہزار روپے فی کنال بھی لے رہے ہیں۔ پھر جن لوگوں نے اس قیمت پر زمین خریدی ہے۔ انہوں نے مکان بھی بنوانا ہے۔ اس قدر روپیہ رکھنے والا احمدی یقیناً حج کر سکتا ہے۔ لیکن کتنے ہیں۔ جو حج کے لئے جاتے ہیں مجھے تو حج کے معاملہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ جیسا دوسروں کا حال ہے ویسا ہی ہمارا حال ہے۔ لیکن باقی چیزوں میں احمدی نسبتاً اچھے ہیں۔ لیکن مقابلہ میں نسبتاً اچھا ہونا فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ مخالف لوگ کمزوروں کو پیش کر کے اچھے لوگوں کے اثر کو بھی دور کر دیتے ہیں۔ مثلاً اگر کہیں سو احمدی ہیں۔ اور دو نماز نہیں پڑھتے۔ تو مخالف ان دو احمدیوں کو پیش کر کے کہہ دے گا۔ کہ احمدی بھی نمازیں نہیں پڑھتے۔ پس تم

اپنے اندر تغیر پیدا کرو

ورنہ احمدی ہونے کا تمہیں فائدہ کیا۔ تم تو احمدیت کو بدنام کرتے ہو۔ اگر تم نماز کے پابند نہیں۔ اگر تم روزہ نہیں رکھتے۔ اگر تم زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اگر تم حج نہیں کرتے۔ اگر تم میں دیانت نہیں پائی جاتی۔ اگر تم میں حلال روزی کھانے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ تو احمدی ہونے کا فائدہ کیا۔ یہی چیز ہے۔ جو دوسرے لوگوں نے دیکھنی ہے۔ لیکن تم اپنے اندر تغیر پیدا نہیں کرتے۔ تم اپنی اولادوں کو نماز روزہ کی تلقین نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی اولاد کو نماز اور زکوٰۃ کی تحریک کیا کرتے تھے۔ لیکن تمہاری

مساجد اتنی آباد نہیں

ہوتیں۔ جو لوگ اس وقت جمعہ کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ ان لوگوں کو ربوہ کی تمام مساجد میں پھیلایا جائے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اتنے آدمی مساجد میں روزانہ آتے ہیں۔ اگر ربوہ میں دس مساجد ہیں۔ تو کیا ان لوگوں کا دسواں حصہ ہر مسجد میں حاضر ہوتا ہے۔ یہ غلطیاں ایسی ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوتی ہیں۔ اب رمضان آیا ہے۔ تم اتنی تو کوشش کرو۔ کہ تمہیں اس ماہ میں فرائض کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔ آخر خدا تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اگر لوگ سیدھی طرح سے نہیں مانیں گے۔ تو وہ ڈنڈے سے منوائے گا۔ پس تم کوشش کرو کہ

تم میں عدل قائم ہو

انصاف ہو۔ روزے کی پابندی ہو۔ نماز کو سنوار کر ادا کرو۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی معاملہ آئے۔ تو چاہے وہ معاملہ اس کے باپ کا ہو۔ ماں کا ہو۔ بیٹے کا ہو یا بھائی کا ہو تم عدل اور انصاف سے منہ نہ موڑو۔ اس کے علاوہ بعض اور بھی مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ مثلاً دنیا امن چاہتی ہے وہ تمہاری خدمت کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ دنیا پر تباہیاں آتی ہیں مصائب آتے ہیں۔ بلائیں آتی ہیں۔ لیکن تم لوگ اپنے مخصوص مسائل میں ہی پڑے رہتے ہو دوسرے لوگ تباہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور تم احمدیت کی صداقت کے متعلق اشتہار لکھ رہے ہوتے ہو۔ اس سے لوگوں پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو مر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ اشتہار لکھنے میں لگے ہوئے ہیں انہیں ہم سے کوئی ہمدردی نہیں۔ لیکن اگر تم میں محبت ہو۔ خدمت خلق کا مادہ ہو۔ اگر لوگ بھوکے ہوں۔ اور تم ان کی روٹی کا فکر کرو۔ تو سب لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو جائیں۔ مان لیا کہ

ہم غریب ہیں

لیکن ان کاموں میں ہمارا کچھ نہ کچھ دخل تو ہونا چاہیئے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ احمدیت کے مخصوص مفاد سے تعلق رکھنے والی کوئی تحریک ہو۔ تو جماعت کے لوگ اس میں کثرت سے چندہ دیتے ہیں۔ لیکن اگر ملک کی کسی مصیبت کے لئے چندہ کا اعلان کیا جائے تو لوگ اسکی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام مخلوق کی ہمدردی کا مادہ ہماری جماعت میں کم پایا جاتا ہے مثلاً فلسطین پر مصیبت آئی۔ اور جماعت میں چندہ کی تحریک کی گئی۔ تو دو سال کے عرصہ میں کل چار ہزار روپیہ چندہ ہؤا۔ لیکن اسی مسجد کے لئے میں نے بیس پچیس ہزار روپے کی تحریک کی تھی تو لیکن ۷۵ ہزار روپیہ آگیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسجد ایک اہم چیز ہے لیکن جب مسلمان تباہ ہو رہے ہوں۔ تو ان کی ہمدردی زیادہ ضروری ہوتی ہے۔ لیکن عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ کوئی سیلاب آجائے یا کوئی اور تباہی آجائے۔ تو جماعت میں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ لپٹ جائیں۔ اور لوگوں کی

مصیبت میں مدد کریں

لیکن اگر میں اعلان کردوں۔ کہ فلاں کتاب شائع ہو رہی ہے۔ اس کے لئے چندہ کی ضرورت ہے۔ تو مطلوبہ رقم سے زیادہ چندہ جمع ہو جائیگا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم کتاب کے لئے چندہ نہ دو۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ تم دوسری باتوں میں بھی حصہ لو۔ کہتے ہیں دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر لوگوں میں رہنا اور ان کا درد نہ رکھنا کتنی بڑی حماقت کی بات ہے۔ بندوں میں رہنا ہو۔ تو ان کی

خدمت کا جذبہ

بھی رکھنا چاہیئے۔ اگر تم میں بیواؤں کی خدمت غرباء کی امداد، اور تباہیوں میں تباہ حالوں کی خبر گیری کرنے اور ان کے لئے چندے دینے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ تو تم میں کچھ بھی نہیں پایا جاتا۔ تمہارا فرض ہے کہ تم

مسلمانوں کی ہمدردی

کے کاموں میں حصہ لو۔ اور جو تحریکات سارے ملک کے ساتھ تعلق رکھتی ہوں۔ ان میں بھی شوق سے شامل ہونے کی کوشش کرو۔ لیکن عموماً یہی دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر ملک کی کسی مصیبت کے لئے چندہ کا اعلان ہو۔ تو جماعت اس طرف بہت کم توجہ دیتی ہے۔ لیکن اگر اسلام کی مخصوص ضرورت ہو۔ تو جماعت اس طرف بڑی توجہ دیتی ہے۔ اس نقص کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ان سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے۔ مذہب بالکل اور چیز ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ لیکن اگر کوئی عیسائی ہو۔ اور اس کے گھر کو آگ لگ جائے۔ اور تم اس کی مدد کرو۔ تو کیا خدا تعالیٰ تمہیں صرف اس وجہ سے چھوڑ دے گا کہ وہ عیسائی تھا۔ مسلمان نہیں تھا۔ اگر کوئی شخص ڈوب رہا ہو۔ اور تم اسے بچاؤ نہیں تو کیا خدا تعالیٰ تمہیں اس لئے چھوڑ دے گا کہ وہ عیسائی تھا یا چوہڑا تھا۔ اگر تم ایسے وقت میں ڈوبنے والے کی مدد نہیں کرتے تو

خدا تعالےٰ تمہیں ضرور پکڑیگا

لیکن اگر مصیبت کے وقت تم دوسرے لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ تو خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہوگا۔ اور ان کا یہ خیال بھی جاتا رہے گا۔ کہ تمہیں ان سے کوئی ہمدردی نہیں۔ تم سمجھتے ہو۔ کہ دین کے لئے چندہ دے دیا تو اپنے فرض کو پورا کر دیا۔ بیشک یہ بات بھی اہم ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے محبت رکھے بغیر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو شخص محبت الٰہی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کے

بندوں سے بھی محبت

ہو۔ یہ ایک فطرتی چیز ہے۔ کہ اگر تمہیں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ محبت نہیں۔ تو خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ کہے گا۔ کہ یہ لوگ میرے ساتھ تو محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن میرے بچوں کے ساتھ کوئی محبت نہیں کرتے۔ پس تم اپنی اصلاح کرو۔ اور جہاں تم خدا تعالیٰ سے محبت کرو۔ وہاں مخلوق سے بھی محبت کرو۔ تا تم خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں دونوں کے سامنے سرخرو ہو سکو۔

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سب سے پہلی جس پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی وہ خانہ خدا "مسجد مبارک" تھی۔ اس مبارک تقریب میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کے لئے اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی اور قریبی جماعتوں کے مخلصین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ مسجد مبارک کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اور اس کے بعد جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے تعمیر مسجد مبارک کے چندہ کی تحریک فرمائی بعض مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی وقت نقد ادائیگی کر دی۔ اور بعض نے اپنے اور اپنی جماعت کی طرف سے وعدے لکھوا دیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس چندہ کی ادائیگی کیلئے جو میعاد مقرر فرمائی تھی۔ احباب جماعت نے نہ صرف اس میعاد کے اندر مطلوبہ رقم پوری کر دی۔ بلکہ اسکے بعد بھی رقمیں مسلسل بھجواتے رہے۔ جنکی آخری میزان ماشاءاللہ مطالبہ سے کافی زیادہ ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کو اس بات کا بھی علم ہوگا۔ کہ مسجد کی تعمیر کے لئے خرچ کا جو اندازہ کیا گیا تھا۔ اصل خرچ اس سے بہت زیادہ ہؤا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک فراخ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مگر ابھی اس کی تکمیل باقی ہے۔ وضو کرنے کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ علاوہ ازیں روشنی کا بھی کوئی مستقل انتظام نہیں ہے چونکہ ربوہ میں عنقریب بجلی آرہی ہے۔ اس لئے مسجد میں روشنی کا متعلقہ سامان سقفی پنکھے اور ان کیلئے وائرنگ بھی کرائی جانی ہے ان اشیاء کی خرید اور تیاری کیلئے بیس ایک ہزار روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ میں اس تحریر کے ذریعہ جماعتوں کے عہدیداران اور ذی اثر احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا تعاون فرما کر عندی مشکور و عند اللہ ماجور ہوں۔ کوشش کی جائے کہ جماعت کے مخلصین اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں خصوصاً ایسے احباب کیلئے نادر موقعہ ہے جو قبل ازیں اس چندہ میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من بنی للّٰہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ جس شخص نے دنیا میں مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا۔ یہ کیسا سستا سودا ہے مومن ہر وقت نیکی حاصل کرنے کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اسکے لئے ایسے مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ مبارک ہے۔ وہ جو ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے آخرت کے گھر کے لئے یہیں سے تیاری شروع کر دے۔ عہدیداران جماعت اس بات کو نوٹ فرمالیں کہ وعدہ جات کی فہرستیں دفتر بیت المال اور نقدی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مسئلہ کشمیر اس سال کے آخر تک حل ہو جانے کی امید ہے

لنڈن سے واپسی پر مسٹر محمد علی کا بیان

کراچی ۲۵ جون - وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے - رات قاہرہ سے کراچی پہنچنے پر اعلان کیا کہ میرے خیال میں کشمیر کا تنازعہ اس سال کے آخر تک طے ہو جائے گا - مسٹر محمد علی نے یہ بھی بتایا کہ جولائی کے اختتام سے قبل ہی بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کراچی آئیں گے - اور وہ ان کے ساتھ پاکستان اور بھارت کے تمام تنازعات پر رسمی گفت و شنید شروع کریں گے - وزیر اعظم محمد علی نے کہا کہ فی الحال پنڈت نہرو کے آنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی - محمد علی نے کہا کہ میں نے تاریخ مقرر کرنے کے متعلق - پنڈت نہرو سے قاہرہ میں بات چیت کی تھی - اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ جلدی ہی کوئی تاریخ مقرر کر دیں گے - مسٹر محمد علی نے یقینی انداز سے کہا کہ کراچی میں ان کی نہرو سے ملاقات آئندہ ایک مہینے کے اندر اندر ہوگی - لنڈن میں پنڈت جواہر لال نہرو سے بین المملکتی تنازعات کے متعلق اپنی غیر رسمی گفت و شنید کا تذکرہ کرتے ہوئے - وزیر اعظم نے کہا کہ ہم نے تفصیلی طور پر کسی تنازعہ پر بات چیت نہیں کی ہم نے ہر مسئلہ کا "سروے کیا" ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں فطرتاً پر امید واقع ہوا ہوں - اس لئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان اور بھارت کے تمام تنازعات طے ہو جائیں گے - وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے واضح الفاظ میں - اس کی تردید کی کہ انہوں نے لنڈن میں پنڈت نہرو کے ساتھ کشمیر کو تقسیم کرنے یا کشمیر کو آزاد ملک بنانے کی تجویز پر گفت و شنید کی انہوں نے کہا ہمارے موقف میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی - وزیر اعظم محمد علی کو جب بہت مجبور کیا گیا - کہ کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو سے اپنی گفت و شنید کی کچھ تفصیلات بتائیں تو انہوں نے کہا کہ یہ مذاکرات بالکل غیر رسمی نوعیت کے تھے - کسی قسم کی تفصیل پر غور نہیں ہوا - اور نہ ہی اقوام متحدہ کی کسی قرارداد کی روشنی میں بحث نے کوئی نیا رخ اختیار کیا - ہم نے ان ملاقاتوں میں صرف یہ طے کیا کہ کراچی کی رسمی کانفرنس میں کن امور پر اختلافات کو کم کیا جائے - مسٹر محمد علی نے انکشاف کیا ہے کہ مصری جمہوریہ کے صدر اور وزیر اعظم جنرل محمد نجیب اس سال سردیوں میں پاکستان آئیں گے - انہوں نے کہا میں نے جنرل نجیب کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی جسے انہوں نے منظور کر لیا وزیر اعظم نے بتایا کہ جنرل نجیب نے اپنے دورہ پاکستان کے متعلق ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی - ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں کہ انڈونیشیا کی حکومت نے وزیر اعظم پاکستان کو جکارتا آنے کی دعوت دی ہے - ہو سکتا ہے کہ انڈونیشیا کا کوئی دعوت نامہ مجھ سے پہلے آیا ہو - مگر مجھے یہ دعوت نامہ دوبارہ نہیں بھیجا گیا۔

قاہرہ میں جنرل نجیب کے ساتھ اپنی گفت و شنید کا تذکرہ کرتے ہوئے - انہوں نے کہا کہ یہ گفت و شنید بہت اچھے طریقے سے مکمل ہوئی - انہوں نے اس کی تردید کی کہ انہوں نے پاکستان کی طرف سے - اینگلو مصری تنازعہ کو طے کرنے کے لئے ثالث بننے کی کوئی کوشش کی انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اینگلو مصری تنازعہ کے متعلق لنڈن میں برطانوی حکام اور قاہرہ میں جنرل نجیب اور مصری حکومت کے دوسرے نمائندوں اور قاہرہ میں برطانوی نمائندوں سے بات چیت کی تھی - اور ان مذاکرات کے بعد - میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ دونوں کے اختلافات ایسے نہیں ہیں کہ انہیں حل ہی نہ کیا جا سکے - وزیر اعظم محمد علی نے بہر حال یہ خیال ظاہر کیا - کہ مصر اور برطانیہ کی گفت و شنید جلد شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے - مسٹر محمد علی نے کہا کہ ہم پاکستان کا نیا دستور جلد از جلد بنانا چاہتے ہیں - اور تاخیر سے بچنے کے لئے ہم دستور کو ٹکڑوں میں بنانے کی پالیسی پر عمل کریں گے وزیر اعظم نے کہا کہ جولائی کے شروع یا آخر [illegible] دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بلایا جائیگا - باقی ص[illegible] پر

جاپان میں زبردست سیلاب سے سینکڑوں گھرانے بے گھر ہوگئے

ٹوکیو ۲۵ جون - وسطی جاپان میں کینٹو کے علاقہ میں زبردست بارشوں کی وجہ سے شدید سیلاب آگیا ہے، سیلاب کی شدت سے دریاؤں کے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ اور ہزاروں لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ سے اب تک دو آدمیوں کے ہلاک ہونے اور دو آدمیوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاعات آچکی ہیں۔ چیبا کے علاقہ میں ایک تریسٹھ سالہ بڑھیا عورت اور اس کا دو سالہ پوتا ایک چٹان کے مکان پر گرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ ٹوکیو اور اس کے نواحی علاقہ میں چھ سو سے زیادہ مکانات سیلاب کی زد میں آگئے ہیں۔ اور ان کے مکین سکولوں اور بلندی پر واقع عمارتوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ تقریباً بیس مقامات پر دریاؤں کے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ ریل کی پٹڑیوں پر پانی بھر جانے کی وجہ سے کئی مقامی ریل گاڑیوں کی آمد و رفت مسدود ہوگئی ہے۔ بارش جو کل رات شروع ہوئی تھی۔ اب تک تیزی سے جاری ہے۔

کوریا کی جنگ چوتھے سال میں داخل ہوگئی

سیئول ۲۵ جون - کوریا کی جنگ آج چوتھے سال میں داخل ہوگئی۔ کمیونسٹوں نے کل چھ ہزار فوجیوں کی مدد سے امریکہ کی تیسری پیدل فوج اور جنوبی کوریا کی سپاہ پر حملہ کیا۔ اتحادی فوجوں نے دونوں فوجوں کو پسپا کر دیا۔ گو اس وقت محاذ جنگ پر خاموشی طاری ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کمیونسٹ دوبارہ حملہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ کل دوپہر امریکہ کی ہوائی فوج کے جٹ ہوائی جہازوں نے روس کے بنے ہوئے چھ - ایم - آئی - جی ہوائی جہازوں اور پندرہ جٹ لڑاکا ہوائی جہازوں کو مار گرایا۔ اور ایک کو نقصان پہنچایا۔

برطانوی ایٹم بم کا دوسرا تجربہ

کینبرا ۲۵ جون - برطانوی ایٹم بم کا دوسرا تجربہ جنوبی آسٹریلیا کے صحرا میں دس ہزار مربع میل کے ممنوعہ علاقے میں کسی جگہ کیا جائیگا۔ اس امر کا اعلان آسٹریلیا کے قائم مقام وزیر اعظم نے کیا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا۔ کہ یہ تجربہ کس تاریخ کو کیا جائیگا۔ چھ مہینے سے آسٹریلوی دستے جو خاص طور پر اس کام کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔ نئے تجربہ کے لئے جگہ تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

میاں ضیاء الدین کیلئے جاپانی خطاب

ٹوکیو ۲۵ جون۔ جاپانی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہنشاہ ہیروہیٹو نے پاکستانی سفیر متعینہ جاپان میاں ضیاء الدین کو جاپان کا ایک بہت بڑا خطاب "آرڈر آف دی رائزنگ سن" دیا ہے۔ میاں ضیاء الدین ۴

مفرور قیدیوں کو دوبارہ گرفتار کرنے میں مدد دینے سے انکار

پوسان ۲۵ جون۔ اقوام متحدہ کی کمان نے اعلان کیا ہے کہ کوریا کی قومی پولیس نے ان چینی قیدیوں کو دوبارہ گرفتار کرنے میں مدد دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جو اتوار کے روز پوسان کے قریب ایک کیمپ سے فرار ہو گئے۔ ان قیدیوں میں سے تقریباً ایک سو چینی مفرور قیدی پکڑے گئے ہیں۔ ان میں سے ۵۷ قیدیوں نے اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر امریکی محافظوں کے حوالے کیا تھا۔ باقی قیدیوں نے جنوبی کوریا کی پولیس کی حفاظت سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ اور پولیس نے نہ صرف امریکی محافظوں کو مدد دینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ ان کو پکڑنے کے لئے کسی قسم کی طاقت استعمال کرنے سے بھی روک دیا۔ کوریا کی پولیس کے ایک افسر نے جو ان قیدیوں کی نگرانی پر مامور ہے۔ پریس کے ایک نمائندہ کو بتایا۔ کہ مذکورہ چینی قیدی غیر کمیونسٹ ہیں۔

آئزن ہاور کی کانگرس کے ممبروں سے بات چیت

واشنگٹن ۲۵ جون۔ صدر آئزن ہاور نے وائٹ ہاؤس میں ممتاز کانگرسی ممبروں سے کوریا کی صورت حال کے بارہ میں بات چیت کی، اس کانفرنس کے بعد ری پبلکن سینیٹر ولیم نولینڈ نے بات چیت پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

پاکستان امریکہ کے نئے دوستی کے معاہدہ پر غور و خوض کر رہا ہے

کراچی ۲۵ جون - حکومت پاکستان کو امریکہ کی طرف سے باہمی دوستی جہازرانی اور تجارت کے متعلق ایک نئے معاہدے کا مسودہ موصول ہوا ہے۔ حکومت پاکستان اس مسودے پر غور و خوض کر رہی ہے۔ پہلا مسودہ امریکہ کی طرف سے ۱۹۵۰ء میں پاکستان کو بھیجا گیا تھا۔ گذشتہ مئی میں بھارت کو بھی اسی قسم کا ڈرافٹ موصول ہوا تھا۔

*میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ پولیس نے مظاہرین پر گولی چلائی۔

ص عنقریب اپنی میعاد سفارت ختم کرنے واپس پاکستان آ رہے ہیں۔

اردنی وزیر مختار متعینہ امریکہ کا اسرائیل پر الزام

واشنگٹن ۲۵ جون۔ اردن کے وزیر مختار متعینہ واشنگٹن مسٹر یوسف ہیکل نے وزارت خارجہ کو ایک زبانی رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے اسرائیل پر سرحدی حادثات برپا کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے نائب وزیر خارجہ مسٹر ہنری آر بائیروڈ سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اس گفتگو کا بڑا موضوع ہی سرحدی حادثات تھے۔ مسٹر ہیکل نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ انہوں نے مسٹر بائیروڈ کو سرحدی حادثات کے متعلق ایسے حقائق بتائے ہیں۔ جن سے صاف طور پر پتہ چل جاتا ہے۔ کہ اسرائیل کا امریکی اخبارات میں کیا ہوا یہ پراپیگنڈا قطعی غلط ہے۔ کہ سرحدی حادثات عام نوعیت کے ہیں۔ اور ایسے حادثات عام طور پر دونوں طرف سے ہوتے رہتے ہیں۔ مسٹر ہیکل نے کہا۔ کہ جب کبھی بھی اسرائیل کے سپاہی مارے اور پکڑے جاتے ہیں۔ تو ہمیشہ اردنی سرحد کے اندر۔ لیکن کبھی بھی اردن کا کوئی سپاہی اسرائیلی سرحد پر پکڑا نہیں گیا۔ اسرائیلی سرحد کے اندر اگر مارے جاتے ہیں۔ تو وہ غریب کسان جو اسرائیل میں واقع اپنے گھروں میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسٹر ہیکل نے کہا۔ میں نے مسٹر بائیروڈ سے پوچھا۔ کہ کیا ۱۹۴۷ء کی اقوام متحدہ کی قرارداد برائے تقسیم فلسطین کو بالکل بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ مسٹر بائیروڈ نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ تمام عرب اسرائیلی تنازعات کا مطالعہ بڑے غور سے کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ مطالعہ محض ۱۹۴۷ء کی قرارداد کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا۔ مسٹر ہیکل نے کہا۔ کہ اردن اور تمام عرب قومیں مشرق وسطیٰ کو مضبوط دیکھنے اور عام مفادات کے معاملہ میں امریکہ سے پورا تعاون کرنے کی خواہشمند ہیں۔ لیکن وہ کم سے کم یہ مطالبہ کرنے میں ضرور حق بجانب ہیں۔ کہ اقوام متحدہ کے فیصلہ کی روشنی میں فلسطینی مہاجرین سے انصاف ضرور کیا جائے۔

فسادات پنجاب کی تحقیقات کا آرڈیننس

لاہور ۲۵ جون۔ گورنر پنجاب نے آج فسادات پنجاب کی تحقیقات کے لئے آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔ اس کے تحت پنجاب کے فسادات کی عدالتی تحقیقات کی جائیگی۔ اور یہ معلوم کیا جائیگا۔ کہ ان فسادات کا کون ذمہ دار تھا۔

وزیر اعظم کا ہوائی اڈہ پر بیان

(بقیہ صفحہ ۷)

انہوں نے کہا۔ کہ جمہوریہ بنانے یا نہ بنانے کا فیصلہ تو دستور ساز اسمبلی کرے گی۔ ہمارے ہاں جمہوری طرز پر حکومت چلتی ہے۔ اور عوام کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ لہٰذا عوام کے نمائندے جو دستور ساز اسمبلی میں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں اپنا قطعی فیصلہ دیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا۔ کہ جب میں نے لندن میں پاکستان کو جمہوریہ بنانے کے متعلق اعلانات کئے۔ تو میری شخصیت بہت اہم بن گئی۔ اور برطانوی رویہ بھی بہت ہمدردانہ ہوگیا۔ لیکن برطانیہ کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ "وہ اصطبل کو اس وقت تالا لگا رہے ہیں۔ جب گھوڑا چوری ہو گیا ہے"۔ وزیر اعظم نے اپنے اس بیان سے صاف طور پر بتا دیا۔ کہ انہوں نے پاکستان کو جمہوریہ بنانے کے متعلق برطانوی رویہ کو نظر انداز کر دیا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ برطانیہ پاکستان کے جمہوریہ بننے کو یقیناً ناپسند کرتا ہے۔ اور انہوں نے ہم پر یہ دباؤ بھی ڈالا۔ کہ اگر پاکستان جمہوریہ بن جائے۔ تو بھارت کی طرح دولت مشترکہ میں رہے۔

ہندوستان کے متعدد شہروں اور مقبوضہ جموں میں فسادات

نئی دہلی ۲۵ جون۔ کلکتہ سے خبر آئی ہے۔ کہ کل وہاں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کا کریا کرم کر دیا گیا، معلوم ہوا ہے۔ کہ کل دہلی میں جن سنگھیوں نے مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کیا۔ دکانوں کو لوٹا سنگباری کی۔ جس سے دو مسلمان شدید زخمی ہو گئے۔ بدایوں یو۔ پی میں زبردست فساد کے بعد بارہ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا، دہلی اور بدایوں کے علاوہ کانپور میں بھی پولیس نے فسادیوں پر لاٹھی چارج کیا۔ جموں سے ایسوسی ایٹڈ پریس نے خبر دی ہے۔ کہ مکرجی کے انتقال کے بعد یہاں پولیس سے پرجا پریشد کے مظاہرین کا کئی بار تصادم ہو چکا ہے۔ طلباء کے ایک مشتعل ہجوم نے گورنمنٹ آرٹ ایمپوریم پر سنگباری کر کے دروازے کھڑکیوں اور شیشوں کو توڑ ڈالا۔ اور اندر داخل ہو کر ملازمین کو زدوکوب کیا۔ اور اطلاع ہے کہ جموں میں پولیس نے دو مرتبہ مشتعل ہجوم پر گولی چلائی۔ ایجنسی فرانس نے اطلاع دی ہے کہ آج جموں *